طاقتِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

21-November-2019

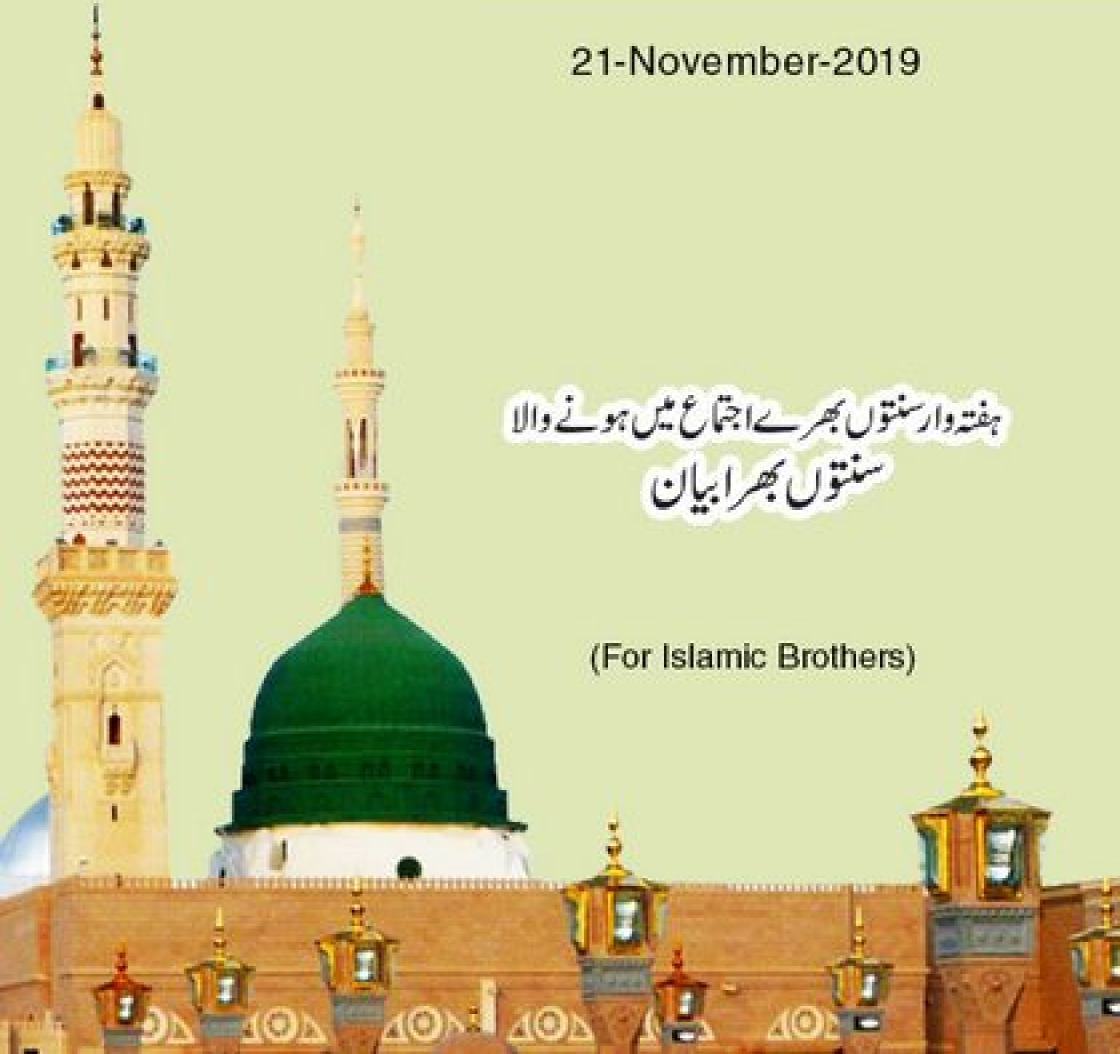

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم** (یعنی آپس میں) **ملیں اور مُصافحہ کریں** (یعنی ہاتھ ملائیں) **اور نبی** (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) **پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود   طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجیے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجیے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبیعُ الاوّل کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **آمد کی خوشیاں** ہیں۔ عاشقانِ رسول پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ کی یاد سے اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، ☆کہیں آپ کی **وِلادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ ☆کہیں آپ کی شان و **عظمت** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **مُبارَک صُورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ ☆کہیں **عِبادتِ مصطفٰے** کا بیان ہے تو کہیں **سِیادتِ**

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مصطفٰے کے چرچے ہیں۔☆کہیں **شَفاعتِ مصطفٰے** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔☆کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **رِفعتوں**(بُلندیوں)کے تذکرے ہیں۔☆کہیں **طاقتِ مصطفٰے** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ مصطفٰے** کے تذکرے کئے جارہے ہیں۔☆کہیں **نگاہِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **خاندانِ مصطفٰے** کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبوت** کا بیان ہے۔☆کہیں **معجزاتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **اِختیاراتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **ہجرتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مصطفٰے** کا بیان ہے، گویا کہ **ذرّہ ذرّہ میلادِ مصطفٰے** کی برکتوں سے اپنا حصہ پارہاہے۔اسی مُناسبَت سے آج ہم بھی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **جسمانی طاقت** کے بارے میں سنیں گے۔اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آیئے!سب سے پہلے اسی بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں:

نبیِ کریم اور عرب کا مشہور پہلوان

مکہ کے آس پاس رُکانہ نامی پہلوان رہتا تھا۔اس کا نسبی تعلق خاندانِ بنو ہاشم سے تھا، وہ بڑا ہی طاقتور، شہ زور، زبردست رعب و دبدبے کا مالک اور مار دھاڑ کرنے والا شخص تھا۔کوہِ اِضَم کے دامن میں ایک شاداب وادی تھی جہاں وہ بکریاں چرایا کرتا تھا۔اس وادی میں کسی کو دَم مارنے کی جُراءت نہ ہوتی تھی۔لوگ اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔مشرکین اور دیگر دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈے(غلط باتیں پھیلانے)کی وجہ سے وہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شدید نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔اس کی دشمنی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ **مَعَاذَاللہ**(اللہ کی پناہ)وہ آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی قسم کے خطرے کو خاطر میں لائے بغیر ایک روز دینِ اسلام کی دعوت کے لیے رُکانہ کی وادی میں تنِ تنہاء تشریف لے گئے۔ رُکانہ بھی اُدھر آنکلا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر بپھر گیا اور تکبر کے نشے سے بدمست ہو کر بولا: **یَامُحَمَّدُ! اَنْتَ الَّذِیْ تَشْتِمُ اٰلِھَتَنَا** یعنی اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ ہی ہیں وہ جو ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں؟ اس کے بعد وہ مزید تلخ کلامی پر اُتر آیا اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ ہمارے معبودوں کو نیچا اور کمزور کہتے ہیں اور اپنے خُدا کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اگر میرا آپ کے ساتھ خاندانی رشتہ نہ ہوتا تو آج میں آپ کا کام تمام کر دیتا لیکن میں آپ کو بغیر مقابلہ کئے جانے نہ دوں گا۔

اس کے بعد رُکانہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ساتھ کُشتی لڑنے کی دعوت دی اور کہا: میں اپنے خُداؤں کو پُکاروں گا اور آپ اپنے خدا کو مدد کے لئے پُکاریں۔ اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو دس بکریاں دوں گا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول کر لیا اور اس سے کُشتی لڑنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُکانہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے اور اس کا پنجہ مروڑا۔ رُکانہ کے ہوش اُڑ گئے اور وہ درد سے تڑپنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دھکا دیا تو وہ خشک پتے کی طرح زمین پر گر گیا۔ رُکانہ کو اپنی قوتِ بازو پر ناز تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ صادق وامین یعنی سچے وامانت دار رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں چند لمحوں میں اسے اس طرح نیچا دکھا دیں گے۔ جو کچھ ہوا اس کی توقع کے برعکس تھا، لیکن رُکانہ نے اِسے اتفاق سمجھتے ہوئے ہار نہ مانی۔ ہوش بحال ہوئے تو اس نے دوبارہ کُشتی لڑنے کی درخواست کی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی درخواست منظور فرمالی۔ لیکن اس کا نتیجہ بھی پہلے سے مختلف نہ ہوا یعنی اس بار بھی وہ ایک لمحے میں ہار

گیا۔ رُکانہ تصویرِ حیرت بن گیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس جیسے ہٹے کٹے پہلوان کا ایسا حشر ہو گا۔ لیکن اب بھی وہ شکست قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ تیسری بار پھر کشتی لڑنے کی درخواست کی جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالی۔ تیسری بار بھی شکست اس کا مقدر بنی اور وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زورِ بازو کی تاب نہ لا کر گر گیا اور پھر بولا: یہ سب کچھ آپ نے نہیں کیا بلکہ آپ کے غالب و قادر معبود اللہ ہی نے کیا ہے جبکہ میرے خداؤں نے مجھے رسوا کیا ہے۔ (دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل التاسع عشر، ذکر خبر رکانۃ، ۲/۲۳۵ ماخوذاً) یہاں یہ بات بھی ملتی ہے کہ رُکانہ پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ رُکانہ مسلمان ہو گئے، یعنی اُسی وقت اسلام لے آئے جبکہ ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتحِ مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ...الخ، ۶/۱۰۲)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظمِ ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سب سے اعلیٰ عزّت والے غلبہ و قہر و طاقت والے
حُرمت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہِر سیادت والے غالب قاہر ریاست والے
قوت والے شہادت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۹-۹۰)

اشعار کی مختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی عزت و عظمت سب سے زیادہ ہے، جن کا ہر ایک پر رُعب و دَبدَبہ ہے، جنہیں ہر ایک پر غلبہ حاصل ہے، جنہیں ہر طاقت و قوّت عطا کی گئی ہے، جن کی سرداری ہر ایک پر ظاہر ہے، جن کی حکومت ہر شے پر قائم ہے، جو دنیا و آخرت میں ہماری بگڑی بنانے والے ہیں، ہمیں تکالیف و مصیبتوں سے نجات دِلانے والے ہیں، ان پر لاکھوں سلام اور رحمتیں نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے طاقتور اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ سامنے والا لڑنے کی بات کر رہا ہے، کُشتی کا چیلنج کر رہا ہے، تلخ لہجے میں بات کر رہا ہے، دھمکیاں دے رہا ہے لیکن قُربان جائیے حُسنِ اَخْلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلْقِ عظیم پر کہ اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے حِلْم و بُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے رہے۔ سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ بداَخْلاقی کرنے، ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے یا گھُورنے یا کسی بھی قسم کی بداَخْلاقی کرنے والے سے بھی آپ اُلفت اور پیار کا برتاؤ کرتے، اور بداَخْلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف و کرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر (قیدی) بنالیتے۔ حضرت سَیِّدَتُنا بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راہِ خدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی چیز، عورت یا خادم کو اپنے دستِ اقدس سے نہ مارا، اور نہ ہی اِیذا پہنچنے پر اِیذا دینے والے سے انتقام لیا، البتہ جب اللہ پاک کی حُرمت کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے لئے اُسے سزا دی۔

(مسلم،کتاب الفضائل، باب مباعدتہٖ للآثام۔۔۔الخ، ص ۹۷۸، حدیث:۶۰۵۰)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر کئی لوگوں نے اِسلام قبول کیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی وضلالت کے اندھیروں کو مٹا دیا اور قتل وغارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفْر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا کردار اور درگزر

اے عاشقانِ رسول! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم غورو فکر کریں کہ ہمارا اخلاق کیسا ہے، ہم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اپنے اوپر لازم سمجھتے ہیں، کوئی ہم سے بداخلاقی سے بات کرے تو ہم اُس کو اُس سے بڑھ کر بداخلاق بن کر دکھانا پسند کرتے ہیں، کسی سے کوئی غلطی بھی ہو جائے اور وہ اس پر معافیاں مانگتا پھرے تب بھی ہم اسے مزہ چکھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب دِین سے دُوری اور جہالت والے کام ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح دوسرے خصائص میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی

ثانی نہیں تھا، اسی طرح جسمانی طاقت میں بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بے مثل و بے مثال تھے۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

چٹان کا ٹوٹنا

مشہور صحابیِ رسول حَضْرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غَزوۂ خَنْدق کے موقع پر) خَنْدق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان نُمودار ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہ ماجرا عَرْض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا(یعنی 3دن سے کھانا نہیں کھایا تھا) اور پیٹ مُبارک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَسْتِ مُبارک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھربُھرے ٹیلے کی طرح بِکھر گئی۔(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق، ۳/۵۱، الحدیث: ۴۱۰۱) ایک اور رِوایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی(Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و اِیران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فَتْح ہونے کی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارَت دی۔(المواهب اللدنیة مع شرح الزرقانی، باب غزوة الخندق...الخ، ۳/۳۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ حَضْرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شکمِ اَقْدس (پیٹ مبارک) پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازَت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَہلِیّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکْرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبْر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی

سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبْح کر کے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جَلد اَز جَلد سالن اور روٹیاں تیّار کر لو، میں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرْف چند ہی اَصْحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوا مت کر دینا۔

حَضْرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خَنْدَق پر آ کر آہستگی سے عَرْض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدَق والو! جابر نے دَعْوتِ طعام (کھانے کی دعوت) دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تَشْریف لائے تو گُوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہْن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہْن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اَہْلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھا لیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، الحدیث: ۴۱۰۲،۳، ۱۰۱/۴۱۵ ملخصاً)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا، جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی،

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (الخصائصُ الکبرٰی، ۲/۱۱۲)

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں	آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں	سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس واقعہ سے ہمیں کئی درس ملتے ہیں، پہلے تو اس بات پر غور کیجئے کہ ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو، پھر بھی شاید بمشکل پچاس ساٹھ (60/50) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا اِنتظام ہو سکے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف ایک ہزار (1000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا، اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کی جامع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مالکِ کونین (یعنی دونوں جہاں کے مالک) ہیں، کائنات کے سارے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں، آپ کی

مرضی تھی، چاہتے تو سارے خزانے آپ کے سامنے ہوتے اور آپ جس طرح چاہتے انہیں استعمال فرماتے۔ مگر یہ آپ کی کمال عاجزی و انکساری ہے کہ مالکِ کونین ہو کر بھی، شاہِ دو عالم ہو کر بھی، بادشاہِ کون و مکاں ہو کر بھی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ امیر اہلسنّت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

آپ بُھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۳)

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں، حالانکہ آپ چاہتے تو فقط نگرانی فرماتے اور خندق کھودنے کا سارا کام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سر انجام دیتے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کے ساتھ عملی طور پر اس مُہم میں شامل ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک عمل عاجزی و انکساری بھی ہے، اپنے صحابہ سے محبت کا اظہار بھی ہے اور پوری اُمّت کے لئے تعلیم بھی ہے۔

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا کبھی ہاتھ کا سِرہانا مدنی مدینے والے
تِری سادگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلام عاجِزانہ مدنی مدینے والے
تِرا خُلْق سب سے بالا تِرا حُسن سب سے اعلیٰ فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۵-۴۲۶)

یہاں اس بات پر غور کریں کہ ایک چٹان جو کئی صحابۂ کرام مل کر بھی توڑ نہ سکے، آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باوجود اس کے کہ کئی دن سے فاقہ تھا، کچھ کھایا نہ تھا۔ پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے مگر پھر بھی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارَک سے ایک ہی

پھاوڑا مارا تو وہ پوری چٹان ریت کی مانند ذروں میں تبدیل ہو گئی۔ اس سے **معلوم** ہوا کہ مدینے کے سلطان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہرگز ہم جیسے نہیں ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی اور ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ **اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **حضرتِ جبریل امین** عَلَیْہِ السَّلَام کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے ‌ ‌ ‌ سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش، ص۳۶۳)

مختصر وضاحت: یعنی حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنہوں نے پورے جہاں کو چھان ڈالا ہے، وہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** عشقِ رسول اور محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلاتی ہے۔ آپ بھی اس سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں شرکت کرنے والے بن جائیں۔ **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔

☆ **"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا

ہے۔☆"**مسجد درس**" سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔☆"**مسجد درس**" کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کاموقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ،

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء،کعب الاحبار،۶/۵،رقم:۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تُو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔

❀ تحصیل بھلوال(پنجاب، پاکستان) کے **ایک عاشقِ رسول کو مسجد درس کی برکت سے** بُری صحبت چھوڑ کر اچھی صحبت نصیب ہوئی۔ ❀ **مسجد درس کی برکت سے** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی ❀ **مسجد درس کی برکت سے** سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ ❀ **مسجد درس کی برکت سے** عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" سے وابستگی نصیب ہوئی۔

مسجِد مسجِد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو"فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے مثال طاقت عطا فرمائی ہے، جس کی کائنات میں کوئی مثال نہیں ملتی، اور یہی وجہ تھی کہ بڑے سے بڑا پہلوان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مقابلے کی تاب نہ لا پاتا۔ آیئے اسی بارے میں دو

واقعات مزید سنتے ہیں:

یزید بن رُکانہ سے مقابلہ

بیان کے شروع میں ہم نے رُکانہ پہلوان کا واقعہ سُنا۔ اس کا ایک بیٹا جس کا نام یزید تھا وہ بھی مانا ہوا پہلوان تھا۔ ایک بار یہ تین سو(300) بکریاں لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ مجھ سے کشتی لڑیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر میں نے تمہیں پچھاڑ دیا تو تم کتنی بکریاں مجھے انعام میں دو گے؟ اس نے کہا کہ ایک سو(100) بکریاں میں آپ کو دے دوں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیار ہو گئے اور اس سے ہاتھ ملاتے ہی اس کو زمین پر پٹخ دیا اور وہ حیرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ تکنے لگا اور وعدے کے مطابق ایک سو(100) بکریاں اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ مگر پھر دوبارہ اس نے کُشتی لڑنے کے لئے چیلنج دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ بھی اس کی پیٹھ زمین پر لگا دی۔ اس نے پھر ایک سو (100) بکریاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ پھر تیسری بار اس نے کُشتی کے لئے للکارا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول فرمالیا اور کُشتی لڑ کر اِس زور کے ساتھ اس کو زمین پر دے مارا کہ وہ چِت ہو گیا۔ اس نے باقی ایک سو(100) بکریوں کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مگر کہنے لگا کہ اے محمد! سارا عرب گواہ ہے کہ آج تک کوئی پہلوان مجھ پر غالب نہیں آسکا، مگر آپ نے تین بار جس طرح مجھے کُشتی میں پچھاڑا ہے اس سے میرا دل مان گیا ہے کہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خدا کے نبی ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آگیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے مسلمان ہو جانے سے بے حد خوش ہوئے اور اس کی تین سو(300) بکریاں واپس کر دِیں۔

(زرقانی علی المواھب،الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ...الخ،۶/۱۰۳)

حُسْن ہے بے مِثْل صورت لاجواب　میں فِدا تم آپ ہو اپنا جواب

ہیں دعائیں سنگِ دشمن کا عوض　اس قدر نرم ایسے پتھر کا جواب

(ذوقِ نعت،ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نگاہِ نُبوّت سے جان گئے تھے کہ اگر یزید بن رُکانہ کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا تو یہ ایمان لے آئیں گے، اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے مقابلہ فرمایا اور بعد میں ساری بکریاں بطورِ تحفہ واپس کر دیں۔اِسی حُسْنِ سلوک کی بدولت وہ ایمان لے آئے۔ بہر حال یہ زمانۂ تربیت کے واقعات ہیں، ہم ان سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔اب ہمیں ہر حال میں ہر اُس کام سے بچنا ہے جس سے شریعت منع فرماتی ہے۔

جُوئے کی تعریف اور اس کی کچھ صورتیں

افسوس! صد افسوس! آج کل مسلمانوں میں جو حرام کام تیزی سے عام ہو رہے ہیں، ان میں سے ایک جُوا بھی ہے۔جُوئے کی بعض ایسی بھی صورتیں ہیں کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔جُوا کہتے کسے ہیں؟ پہلے یہ بھی سُن لیجئے: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالِب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ "قِمار" (یعنی جُوا) ہے۔

(التّعریفات ص۱۲۶)

یادرکھئے!جُوا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں کئی طرح سے جُوئے کی صورتیں رائج ہیں۔ جیسے موبائل پر مختلف سُوالات پر مبنی میسجز(Messages) بھیجے جاتے ہیں، جس میں مثلاً کونسی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ دُرُست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف اِنعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے "موبائل بیلنس" سے کچھ رقم مثلاً10 روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہے جو کہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اسی طرح ہمارے یہاں مختلف کھیل مثلاً گھُڑ دوڑ (گھوڑوں کی دوڑ) ، کرکٹ، کَیرم ،بِلیرڈ ، تاش ، شطرنج وغیرہ دوطرفہ شرط لگا کر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فُلاں چیز دے گا (یا کھانا کھلائے گا وغیرہ) یہ بھی جُوا ہے اور ناجائز و حرام۔ کیرم اور بِلیرڈ کلب وغیرہ میں کھیلتے وَقت عُموماً یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کریگا، یہ بھی جُوا ہے۔ بعض ''نادان'' گھروں میں مختلف کھیلوں مثلاً تاش یا لُڈّو پر دوطرفہ شرط لگا کر کھیلتے ہیں اور کم علمی کے باعِث اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی جُوا ہے اور جُوا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر کبھی کوئی اس میں مبتلا ہوا ہو تو اس سے فوراً توبہ کرلینی چاہئے اور جُوئے کے ذریعے حاصل کی ہوئی رقم کو کس طرح واپس کرنا ہے، اس بارے میں مفتیانِ کرام سے رہنمائی بھی لے لی جائے۔ اللہ پاک ہمیں ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَبُو الاَسْوَد سے مقابلہ

(2) اسی طرح ابُوالاَسْوَد جُمَحِی بھی بڑا طاقتور پہلوان تھا، اس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اتنا طاقت ور تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس (10) پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تاکہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نہیں نکلتا تھا۔ ایک بار اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آکر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کُشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے کُشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس طاقتِ نبوت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔ (زرقانی علی المواهب، الفصل الثانی فیما اکرمه الله...الخ، ۱۰۳/۶)

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود مجھ سے بے بس کی قُوّت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں ایسے بازو کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۷-۳۰۳)

اشعار کی وضاحت:

میں بے کس ہوں، لاچار ہوں، میں بے کس ہوں میرا کوئی پوچھنے والا نہیں، لیکن آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سہارے بھی ہیں اور وہی مجھے قُوّت دینے والے بھی ہیں اور ایسی قوت اور ایسے سہارے پر لاکھوں سلام ہوں۔ جبکہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے جہاں کی شفاعت تنِ تنہا فرمائیں گے، ایسے ہمت والے بازو کی طاقت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کو کیسی جسمانی طاقت عطا فرمائی تھی۔ یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ بھی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ اطہر کی طاقت و قوت تو قرآنِ پاک سے بھی ظاہر ہے۔ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ (پ۲۸، الحشر: ۲۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی قرآنِ مجید کی عظمت و شان ایسی ہے کہ اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر اُتارتے اور اُس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے تو انتہائی سخت اور مضبوط ہونے کے باوجود تم اسے ضرور جھکا ہوا اور اللہ پاک کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔ (مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ص۱۲۲۸، خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۲۵۳، ملتقطاً)

اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی اور مضبوط ہے کیونکہ آپ کو اللہ پاک کا خوف اور اَسرارِ الٰہی سے واقفیت کامل طریقے سے حاصل ہونے کے باوجود آپ اپنے مقام پر قائم ہیں۔

یاد رہے کہ یہاں آیت میں قرآن سے مراد اللہ پاک کا کلام ہے اور اُتارنے سے مراد اس کلام کو اس کی عظمت کے ظہور کے ساتھ اُتارنا مراد ہے یعنی اگر ہم قرآنِ مجید کو اس کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے پہاڑ پر اُتار دیتے تو وہ اس کی تاب نہ لاتا اور پھٹ جاتا۔ (صراط الجنان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱۰/۹۳ ملخصاً)

چاند اشارے کا ہِلا حکم کا باندھا سورج واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۴)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور سورج واپس عصر کے وقت پر آ گیا۔ ایسے ایسے کمالات دیکھ کر کہنا پڑے گا کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **طاقت و توانائی** کی کیا بات ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طاقت کے واقعات سُنے۔ موقع کی مناسبت سے کُشتی کے حوالے سے شرعی حکم بھی سُن لیتے ہیں، چنانچہ فتاویٰ ہِنْدِیہ میں ہے کہ اُکھاڑوں میں کُشتی لڑنا اگر لہو و لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ سِتْر پوشی کے ساتھ ہو، آج کل لنگوٹ اور جانگیا (Shorts) پہن کر جو کُشتی لڑتے ہیں، جس میں رانیں وغیرہ کھلی رہتی ہیں یہ ناجائز ہے اور ایسی کُشتیوں کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کے سِتْر کو دیکھنا حرام ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب السابع عشر فی الغناء۔۔۔الخ، ۵/۳۵۲ ملخصاً)

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو ریسلنگ (Wrestling) یعنی پہلوانوں کی کشتیاں خود بھی مَعَاذَ اللہ بڑے شوق سے دیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس گناہ کی دعوت دیتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ ریسلنگ (Wrestling) کئی گناہوں کا مجموعہ ہے، بدنگاہی، عُریانی، فحاشی، میوزک کے ساتھ ساتھ لہو ولعب اور وقت کا ضیاع بھی ہے۔ اس لیے خود بھی اس سے بچئے اور دُوسروں کو بھی اس سے بچایا جائے۔

شعبہ ائمہ مساجد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کی مزید حرص پانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کے لیے عاشقانِ رسول کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 107 سے زائد شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک، شعبہ "اَئمہ مساجد" بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّری کا کام سَر اَنْجام دیتا ہے اور ان کی خَیْر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرّر کرتا ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں اَئمہ و مُؤذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے ماحول سے مُنسلک اَئمہ کرام نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت دلانے، دَرسِ فیضانِ سُنَّت دینے، نمازِ فجر کے بعد تفسیرِ قرآن کے حلقے میں شِرکت کرنے کروانے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے قافلوں میں سفر کرنے کروانے کے ذریعے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ اُس سے مَحَبَّت کرتا ہے۔ (مُعْجَمِ اَوْسَط، ۴/۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳)

حضرت علّامہ عبد الرَّؤف مَناوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ پاک کا اس بندے سے مَحَبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ پاک اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/۱۱۲،

تحت الحدیث:۸۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت،چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے:جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے!شیخ طریقت،امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مدنی پُھول“ سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے،☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے:اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ:اے اللہ پاک!میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں(یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔(بخاری،کتاب الدعوات،باب مایقول اذا اصبح،۱۹۶/۴،حدیث:۶۳۲۵)☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔(مسند ابی یعلی،مسند ابی یعلی الموصلی،۲۷۸/۴ حدیث:۴۸۹۷)،☆دوپہر کو قیلولہ(یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔(فتاویٰ ہندیۃ،کتاب الکراھیۃ،الباب الثلاثون فی المتفرقات،۳۷۶/۵)حضرتِ علامہ مولانا

---

1 ...مشکاۃ،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،۵۵/۱،حدیث:۱۷۵

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان (تھکان) ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۷۹، حصّہ ۱۶)، ☆ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(فتاویٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور☆ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (المرجع السابق) ☆سوتے وَقت قبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔ سُبْحٰنَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (المرجع السابق)، ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔(بخاری، كتاب الدعوات، باب مايقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حديث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ☆اُسی وَقت اس کا پکا اِرادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاویٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) ☆ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (درمختار، ردّالمحتار، كتاب الحضر والاباحة، باب الاستبراء، ۹/۶۲۹)، ☆ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم

میں ہے۔ (درمختار، کتاب الحضر والاباحة، باب الاستبراء، ۹/ ۶۳۰)☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ چلنا بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے بیان کا موضوع ہوگا "**فیضانِ رَبیعُ الْآخِر**" جس میں حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی سیرت کے حوالے سے چند مفید باتیں بیان ہوں گی، ماہِ رَبیعُ الْآخِر کو کس طرح گزارنا چاہیے، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھم نے اس مہینے کی مناسبت سے کِن کِن عبادات کا ذکر فرمایا ہے اس حوالے سے بھی سنیں گے۔ آخر میں ماہِ رَبیعُ الْآخِر اور حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نسبت سے گیارہویں کی تعریف اور اس کی برکتیں بھی بیان ہوں گی۔ لٰہذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی درخواست ہے، نہ صرف

خود آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کیجئے گا۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

1۔۔۔الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث:۳۰

2۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

3۔۔۔تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵